گرمی کے دن

نہیں رہے اب سردی کے دن
کیا کم ہیں یہ گرمی کے دن
گھر میں بیٹھیں حبس رُلائے
باہر نکلیں دھوپ ستائے

لُو بھی تو اب چلنے لگی ہے
یہ تو اور بھی کھلنے لگی ہے
بجلی اور غضب ڈھاتی ہے
جب وہ آتی اور جاتی ہے

گرمی ہے یا ہے یہ قیامت
اُف کتنی ہے پیاس کی شدت
سب کو ٹھنڈی چیز ہی بھائے
شربت لسّی سب کو لبھائے

ٹھنڈا پانی گویا نعمت
کسی کو نہیں اب اِس سے رغبت
جیسے ہی اسکول سے چھوٹیں
بچے آئس کریم پہ ٹوٹیں

شارِب کوکو کولا مانگیں
شاکر شربت ٹھنڈا مانگیں
اب تو منسا اور ارم بھی
مانگ رہی ہیں ٹھنڈی پیپسی

ذاکر جب بازار کو جائیں
ساتھ فروٹی لے کر آئیں
سنگترے ہیں کتنے مہنگے
باقی پھل بھی ہیں کب سستے

ورنہ خوب مزے سے کھاتے
پیاس سے ہم بھی راحت پاتے

ڈاکٹر شفیق اعظمی

پٹھان ٹولہ، سرائے میر، اعظم گڑھ۔276305

گرمی آئی

گرمی آئی گرمی آئی
تیز ہوا کے جھونکے لائی

باہر نکلو منہ جل جائے
گھر میں بیٹھے لو لگ جائے

باہر نکلو رکھو چھاتا
سورج آئے تانو چھاتا

اس موسم کا یہ ہے کہنا
وہی، مٹھا تم پیتے رہنا

چلتے چلتے جب تھک جاؤ
سائے میں رُک کر سستاؤ

گھر بیٹھو مت باہر نکلو
جتنا بچ سکتے ہو بچ لو

سورج ڈھلنے پر تم جاؤ
برف کی قلفی بھی تم کھاؤ

ککڑی کھیرا کھاتے جاؤ
گرمی سے چھٹکارا پاؤ

مصباح انصاری

سدھری پور، نزد دہری مسجد، گورکھ ناتھ، گورکھپور (یو پی)